فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ القرآن

شرعی کونسل آف انڈیا

(بریلی شریف)

گیارہواں فقہی سیمینار

۱۴۳۵ھ/۲۰۱۴ء

موضوع: ۱

آپریشن سے ولادت کا شرعی حکم

پیشکش

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشینِ مفتیِ اعظم ہند جگر گوشۂ مفسرِ اعظم شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور
حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

شرعی کونسل آف انڈیا

بریلی شریف

کے

سالانہ فقہی سیمنارز

میں ہونے والے

فیصلہ جات

دیئے گئے لنک پر ملاحظہ کیجئے

https://muftiakhtarrazakhan.com/shareecouncil/

۹۲/۷۸۶

سوال نامہ

آپریشن سے ولادت کا حکم

اہل علم اس حقیقت سے اچھی طرح آگاہ ہیں کہ میڈیکل سائنس کی حیرت انگیز ترقی نے امیر وغریب خاص وعوام سب کو اپنی گرفت میں لے رکھاہے اور عام طور سے لوگ بیماریوں میں میڈیکل کی سہولتوں سے مستفید ہونے کی کوشش کرتے ہیں، ولادت سے لیکر وفات تک آدمی نے اپنے کو اسکا محتاج بنار کھاہے، ان تمام امراض اور اس کے علاج کی تفصیل میں نہ جاکر سر دست بچے کی وولادت کے موقع پر فطری طریقے پر پیدائش کے بجائے بذریعہ ٔآپریشن ولادت کا مسئلہ زیر بحث لایا جارہا ہے۔

آپ حضرات اس حقیقت سے خوب آگاہ ہیں کہ بچوں کی ولادت کے وقت عورتوں کے سامنے موت وزیست کا مرحلہ رہتاہے کبھی بعض اسباب کی بناپر فطری طریقے سے بچے کی ولادت نہ ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر حضرات سے رجوع کرنے پر آدمی مجبور ہو جاتاہے۔ اور جب ڈاکٹر کے سامنے مریض لایا جاتا ہے تو بسا اوقات مریض کے ذمہ داروں کو اتناڈرادیا جاتاہے کہ وہ بیچارہ ڈاکٹر کی ہر تجویز پر لبیک کہتا چلاجاتاہے۔ عموماًان حالات میں ڈاکٹر بذریعہ آپریشن ولادت کی بات کرتے ہیں اور بالآخر مریض کی دیکھ بھال کرنے والے اور اس کی ذمہ داری نباہنے والے طوعاًوکرھاًآپریشن پر اپنی رضامندی ظاہر کر دیتے ہیں۔

راقم الحروف نے محترم جناب ڈاکٹر محمد عادل صاحب مالک زینتھ ہاسپیٹل لکھنؤ سے اس سلسلہ میں گفتگو کی تو انھوں نے بتایا کہ مرحلہ ٔولادت میں آپریشن کرنے کی نوبت آنے کے **کئی اسباب** ہیں۔

(۱) کبھی کبھی رحم مادر میں بچے کی حرکت رک جاتی ہے جس بناپر بچہ فطری طریقے پر نہیں پیدا ہوپاتا ہے تو بذریعہ آپریشن بچے کو باہر نکالا جاتاہے۔**(۲)** بچے کی دھڑکن فطری تناسب سے کم ہو جانے کی صورت میں بذریعہ آپریشن ولادت ہوتی ہے۔**(۳)** شرم گاہ میں موجود نیچے کی طرف ہڈی جو عادتاًمرحلہ ٔولادت میں پھیل جاتی ہے اس کے نا پھیلنے کی صورت میں آپریشن کی نوبت آتی ہے۔**(۴)** لالچی ڈاکٹر طلب زر کی ہوس میں آپریشن کی ضرورت نہ ہونے کے باوجود بذریعہ ٔآپریشن ولادت کراتے ہیں اور پیسہ وصولتے ہیں۔اس کے علاوہ آج کل عام رجحان یہ ہوتا جارہاہے کہ عورت کو دردزِہ کی مشقت نہ اٹھانی پڑے اور بذریعہ آپریشن ولادت ہو جائے چنانچہ اس طرح بھی آپریشن ہوتارہتاہے۔

جب راقم نے ڈاکٹر صاحب سے آپریشن کی کاروائی کے متعلق دریافت کیاتو آپ نے جواب دیاکہ اولاًآپریشن روم میں مرد اور خواتین ڈاکٹرس مریض کے حالات کا مکمل جائزہ لیتے ہیں اس کے بعد اس کی ریڑھ کی ہڈی میں بے ہوشی کا انجکشن لگایاجاتاہے آپریشن کے اختتام تک بے ہوشی کا انجکشن دینے والاڈاکٹر وہاں موجود رہتاہے، خواتین ڈاکٹر مقام مخصوص کی صفائی کرکے اسے ڈھانپ دیتی ہے بعدہ پیٹ کو چیر کر بچہ باہر کیاجاتاہے، یہ عمل عموماًمرد ڈاکٹر کرتے ہیں کبھی کبھی یہ سارامرحلہ خواتین ہی طے کرتی ہیں مگر اس میں بھی بے ہوشی کا انجکشن عموماًمرد ہی لگاتاہے۔

ارباب فقہ وفتاوی اور اہل علم وتحقیق سے یہ امر مخفی نہیں کہ شریعت اسلامیہ میں بلاضرورت کسی عورت کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ اپناستر کسی اجنبی کو دکھائے تو بھلا اسے چھونے کی بلاضرورت اجازت کیسے ہو سکتی ہے وہ بھی ستر خفیف کو نہیں بلکہ ستر غلیظ کو۔ چنانچہ بہار شریعت میں ہے۔

" اجنبیہ عورت کے چہرہ اور ہتھیلی کو دیکھنا اگرچہ جائز ہے مگر چھونا جائز نہیں، اگرچہ شہوت کا اندیشہ نہو کیونکہ نظر کے جواز کی وجہ ضرورت اور بلوائے عام ہے، چھونے کی ضرورت نہیں لہٰذا چھونا حرام ہے "(ج۱۶ص۴۴۶)

ہدایہ میں ہے۔لایجوز ان ینظر الرجل الی الاجنبیة الا الی وجهها و کفها فتاوی عالم گیری میں ہے:النظر الی وجه الاجنبیة اذا لم یکن عن شهوة لیس بحرام لکنه مکروه کذا فی السراجیة (ج۵ص۳۲۹)

یونہی بلاضرورت جسم کے کسی حصے کی چیر پھاڑ کی اجازت نہیں ہے۔ارشاد ربانی ہے۔ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة۔ اور ارشاد نبوی ہے:لاضرر ولاضرار۔ مگر ضرورت کیوقت کسی عضو کے کاٹنے یا چیرنے کی اجازت بھی مصرح ہے،کتب فقہ میں متعدد مسائل اس حوالے سے مرقوم ہیں، فتاوی عالمگیری میں ہے:"فی فتاوی ابی اللیث رحمه الله تعالی فی امرأة حامل ماتت وعلم ان ما فی بطنها حی یشق بطنها من الشق الایسر و کذلك اذا کان أکبر رأیهم أنه حی یشق بطنها کذا فی المحیط.وحکی أنه فعل ذالك باذن أبی حنیفة رحمه الله تعالی فعاش الولد کذا فی السراجیة ۔ولایرث الولد اذا تحرك فی بطنها لان حرکته قد تکون بریح أو دم مجتمع کذا فی الفتاوی العتابیة۔ البکر اذا جومعت فیما دون الفرج فحبلت بأن دخل الماء فی فرجها فلما قرب أوان ولادتها تزال عذرتها ببیضة اوبحرف درهم لانه لایخرج الولد بدون ذالك، واذا اعترض الولد فی بطن الحامل ولم یجدوا سبیلا لاستخراج الولد الا بقطع الولد اربا اربا ولو لم یفعلوا ذالك یخاف علی الام قالوا ان کان الولد میتا فی البطن لابأس به وان کان حیا لم نری جواز قطع الولد اربا اربا کذا فی فتاوی قاضیخان۔لابأس بقطع العضو ان وقعت فیه الأکلة لئلا تسری کذا فی السراجیة ۔لابأس بقطع الید من الأکلة وشق البطن لما فیه کذا فی الملتقط۔ اذا اراد الرجل ان یقطع اصبعا زائدة أو شیئا آخر قال نصیر رحمه الله تعالی ان کان الغالب علی من قطع مثل ذالك الهلاك فانه لایفعل وان کان الغالب هو النجاة فهو فی سعة من ذالك"(ج۵ر ص۳۶۰)

نظر سے متعلق اسی میں ہے۔"ویجوز النظر الی الفرج للخاتن وللقابلة وللطبیب عند المعالجة ویغض بصره ما استطاع کذا فی السراجیة "(ج۵ر ص۳۳۰)

اور بے ہوش کرنے کے بارے میں بہار شریعت میں ہے۔"بعض امراض میں مریض کو بے ہوش کرنا پڑتا ہے تاکہ گوشت کاٹا جاسکے یا ہڈی وغیرہ کو جوڑا جاسکے یا زخم میں ٹانکے لگائے جائیں اس ضرورت سے دوا سے بے ہوش کرنا جائز ہے۔"(ج۱۶ر ص۵۰۷)

تفصیلات بالا کی روشنی میں اہل حکمت اور ارباب تحقیق کی بارگاہ میں چند سوالات حاضر ہیں۔امید ہے کہ جوابات سے شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کو شادکام فرمائیں گے۔

سوالات:

(۱) محض دردِزہ کی پریشانی سے بچنے کے لئے بذریعہ آپریشن بچے کی ولادت کا حکم کیا ہے؟

(۲) عام حالات میں ڈاکٹر حضرات کے دباؤ میں آکر آپریشن کرانا جبکہ صورت حال بہت زیادہ سنگین نہ ہو کیسا ہے؟

(۳) سنگین صورت میں کیسے ڈاکٹروں پر اعتماد کرکے آپریشن کرایا جائے اور بہر صورت آپریشن کا کیا حکم ہے؟

(۴) تین بار آپریشن سے بچہ پیدا ہونے کے بعد اطباء ضبطِ تولید کی تاکید کرتے ہیں اور ضبط تولید نہ کرنے کی صورت میں ہلاکتِ جان کا خوف دلاتے ہیں ایسی صورت میں ڈاکٹروں کے مشوروں پر عمل کرنا شرعاً کیسا ہے؟

مفتی اختر حسین صاحب
دار العلوم جمد اشاہی ورکن شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف

۹۲/۷۸۶

فیصلہ

بابت: آپریشن سے ولادت کا حکم

فیصلہ و تجویز: آپریشن سے ولادت کا حکم

(۱) باتفاق مندوبین طے ہوا کہ محض دردزہ سے بچنے کے لئے برائے ولادت آپریشن کرانا جائز نہیں ہے اور حالات کے تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خواتین بھی ایسے آپریشن کو ناپسند کرتی ہیں۔ بے ضرورت اجنبیہ عورت کے ستر کا کھولنا، دیکھنا، چھونا ان سب کی حرمت کتاب و سنت میں مصرح ہے۔ بے ضرورت اعضائے انسانی کی قطع و برید، اس کے لئے اضاعت مال یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی امانتیں ہیں جن میں خیانت حرام ہے۔ "ولا یحل مس وجهها و كفها وان امن الشهوة لانه اغلظ ولذا يثبت به حرمة المصاهرة"۔ [حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، ج۴، ص۱۸۴]

اور در مختار میں ہے: "لا يرخص قتله أو سبه أو قطع عضوه وما لا يستباح بحال اختيار"۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ [در مختار، ج۹، ص۱۸۷، کتاب الاکراہ]

(۲،۳) تمام مندوبین اس امر پر متفق ہیں کہ اگر تجربہ کار ڈاکٹر مسلم خواہ غیر مسلم الٹرا ساؤنڈ وغیرہ دیگر آلات طبیہ کی رپورٹ کی بنیاد پر آپریشن کرانے کا مشورہ دیں اور مبتلی بہا کی ظاہری حالت سے مریضہ اور اس کے تیماردار آپریشن کے علاوہ کوئی صورت نہ پاتے ہوں تو آپریشن کرانے کی اجازت ہے اور اگر ڈاکٹر کا مشورہ آلات طبیہ کی رپورٹ کے مطابق نہ ہو یا مریضہ کی ظاہری حالت سے آپریشن ضروری معلوم نہ ہوتا ہو تو آپریشن کی اجازت نہیں اور ان تمام معاملات میں مسلم خاتون ڈاکٹر کو ترجیح دی جائے۔ قاعدہ شرعیہ ہے: "الضرورات تبيح المحظورات" اور الاشباہ میں ہے: "لان مباشرة الحرام لا تجوز الا بالضرورة" [الاشباہ، ج۱، ص۲۶۱، قاعدہ خامسہ]

اور فتاویٰ ہندیہ میں ہے: "لا بأس بشق المثانة اذا كانت فيها حصاة" [ج۴، ص۱۵۰]

اور محیط برہانی میں ہے: "ومن ذلك عند الولادة والمرأة تنظر الى موضع الفرج من المرأة وغيره لانه لا بد من قابلة تقبل الولد وتعالجه وبدونها تخاف الهلاك على الولد" [المحیط البرہانی، ج۵، ص۱۷۹]

اور فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے: "امرأة حامل ماتت وعلم أن ما في بطنها حي فانه يشق بطنها من الشق الأيسر وكذا كان اكبر رأيهم أنه حي يشق بطنها"۔ واللہ تعالیٰ اعلم [فتاویٰ عالمگیریہ، ج۴، ص۱۱۴، کتاب الکراہیۃ]

(۴) تین بار آپریشن کے بعد اگر اطبائے حذاق ضبط تولید کا حکم دیں تو ضبط تولید کے وہ طریقے استعمال میں لائے جائیں جن میں نسبندی و نل بندی جیسے آپریشن اور بے جا کشف ستر کی نوبت نہ آئے۔ بے آپریشن و بے کشف ستر ضرورت پوری ہوتی ہے تو اجازت نہیں۔ رد المحتار میں ہے:

"(قوله وينبغي) كذا اطلقه في الهداية والخانية وقال في الجوهرة اذا كان المرض في سائر بدنها غير الفرج يجوز النظر اليه عند الدواء لأنه موضع الضرورة وان كان في موضع الفرج ينبغي ان يعلم امرأة تداويها وان لم توجد وخافوا عليها ان تهلك او يصيبها وجع لا تحتمله يستروا منها كل شئ الا موضع العلة ثم يداويها الرجل ويغض بصره ما استطاع الا موضع الجرح - انتهى" واللہ تعالیٰ اعلم [رد المحتار، ج۴، ص۲۳۷]

❊ ❊ ❊